asiinternational@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از: محمد صدیق

3 Nov,2009

پاکستان نور ہے...... اور نور کو زوال نہیں!!

حضرت واصف علی واصفؒ کو 1984 میں ایم اے او کالج لاہور کی ایک تقریب میں مدعو کیا گیا تو اُس وقت کے ملکی و غیر ملکی حالات کے پیش نظر، جب پاکستان افغانستان کے ساتھ مل کر روسی جارحیت کا بالواسطہ مقابلہ کر رہا تھا، آپؒ سے سوال کیا گیا: ''آج کل کے غیر یقینی حالات میں لوگ پاکستان کے بارے میں بڑے شکوک اور مایوسی کا شکار ہیں۔ اس بارے میں آپ کچھ فرمائیں''۔

جناب واصف علی واصف صاحبؒ نے پاکستان کے مستقبل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

'' غیر یقینی حالات پر تقریریں کرنے والے کتنے یقین سے اپنے مکان بنا رہے ہیں۔ دراصل جس انسان کو اپنے آپ پر اعتماد نہیں، وہ کسی مستقبل پر کبھی اعتماد نہیں کر سکتا۔ مستقبل، حال سے ہے...... اپنے حال پر راضی رہنا چاہیے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونے کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم اپنے مستقبل سے مایوس نہ ہوں۔ اگر کشتی میں ایک انسان بھی خوش نصیب ہو تو اس کے کنارے لگنے کا شک نہ ہونا چاہیے۔ خوش نصیب وہ انسان ہے، جو اپنے نصیب پر خوش ہو۔

<u>آج کا انسان ایک نامعلوم اندیشے سے دوچار ہے</u>۔ اندیشہ...... ذاتی، ملکی اور غیر ملکی حالات کی وجہ سے ہے۔ ذاتی اندیشہ اس لیے ہے کہ ہماری زندگی کثیر المقاصد ہو کے رہ گئی ہے۔ خواہشات کی کثرت نے زندگی میں بے مقصدیت پیدا کر دی ہے۔ ہم کئی زندگیاں گزار رہے ہیں اور اس طرح ہمیں کئی اموات سے دوچار ہونے کا ڈر محسوس ہو رہا ہے۔ ملکی سطح پر ہم سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے اندیشے میں مبتلاء ہیں۔ وحدتِ افکار نہ ہونے کی وجہ سے وحدتِ کردار نہیں۔ اسی لیے ملت میں وحدت کا شعور نہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ یہ کیسے مسلمان ہیں جن پر اسلام نافذ نہیں ہو سکا، اور یہ کیسا اسلام ہے جو مسلمانوں پر نافذ نہیں ہو سکا۔

<u>اندیشوں سے بچنے کا طریقہ بھی آسان ہے</u>۔ اندیشے کی ضد، امید ہے۔ اُمید اُس خوشی کا نام ہے جس کے سہارے غم کے ایام بھی کٹ جاتے ہیں۔ فطرت کے مہربان ہونے پر یقین کا نام اُمید ہے۔ غور کرنا چاہیے کہ موت سے زیادہ خوف ناک موت کا ڈر ہے، اور موت کا ڈر بے معنی ہے کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ خطرات کے باوجود زندگی وقت سے پہلے ختم نہیں ہو سکتی اور احتیاط کے باوجود زندگی وقت کے بعد قائم نہیں رہ سکتی۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ بہتر وقت آنے والا ہے۔

<u>جس طرح موسم بدلنے کا ایک وقت ہوتا ہے، اسی طرح وقت بدلنے کا بھی ایک موسم ہوتا ہے</u>۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ زندگی موت کی حفاظت و پناہ میں ہے۔ ہم اجتماعی زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن ہم فرداً فرداً جواب دہ ہیں۔ لالچ نکل جائے تو خوف نکل

جاتا ہے۔ جو اپنے فرائض کی ادائیگی کرتا ہے' وہ خوف سے آزاد ہے۔

خوف' کوتاہیوں کا نام ہے۔ ہم اپنے اعمال کی عبرت کے خوف میں مبتلاء ہیں۔ گناہوں نے دعائیں چھین لی ہیں۔ ہم آج بھی ایک عظیم قوم بن سکتے ہیں اگر معاف کرنا اور معافی مانگنا شروع کر دیں۔ اگر ہمارا فرض اور شوق یکجا ہو جائے تو زندگی خوف سے آزاد ہو سکتی ہے۔ ایک معمولی سا واقعہ ہی غیر معمولی نتائج برآمد کر جائے گا۔ بعض اوقات دور سے آنے والی آواز اندھیرے میں روشنی کا کام دیتی ہے۔ ایک چہرہ زندگی میں انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ پاس سے گزرنے والا خاموش انسان کئی تبدیلیاں پیدا کر جاتا ہے۔ ایک نگاہ زندگی کا حاصل بن کے رہ جاتی ہے۔ مکڑی کا کمزور جالا ایک قوی دلیل کا کام دے جاتا ہے۔ انسان کے مزاج کو بدلنے میں کچھ بھی دیر نہیں لگتی۔ ایک خوش مزاج انسان تمام محفل کو اداسی سے نکال سکتا ہے۔ ایک سوچ پورے فکر کے انداز کو بدل کے رکھ دیتی ہے۔

پاکستان کے ٹوٹنے کا اندیشہ اس لیے بھی نہیں ہے کہ یہ صرف نو کروڑ پاکستانیوں کا ہی مستقبل نہیں بلکہ یہ مسلمانانِ عالم کا مستقبل ہے۔ اس کی بنیادوں میں شہداء کا خون ہے۔ یہ اسلام کی عظمت کا نشان ہے۔ اس کی حفاظت اسلام خود فرمائے گا۔ اللہ حفاظت کرے گا۔ اللہ کے حبیب ﷺ اس کے محافظ ہیں۔ ہمارے اندیشے محض ذاتی ہیں یا سیاسی ہیں' ان میں نہ کوئی جواز ہے' نہ بنیاد۔ موجودہ حکومت سے کسی قسم کے اختلاف کا نتیجہ یہ تو نہیں کہ ملک ہی نہ رہے۔ اگر ہم شہداء کے نصیب پر یقین رکھتے ہیں' صوفیاء' علماء' فقراء کے نصیب پر یقین رکھتے ہیں' اگر ہم اقبالؒ کے نصیب پر یقین رکھتے ہیں۔ اگر ہم اللہ' اللہ کے حبیب ﷺ پر' اسلام پر یقین رکھتے ہیں تو ہمیں پاکستان کی سلامتی کا بھی یقین ہونا چاہیے۔ ایک انسان' صرف ایک انسان جو قائدِ اعظمؒ کی طرح سب میں مقبول ہو' قوم کے نصیب کو بدل سکتا ہے اور کسی ایک رہنما کے آنے کا عمل اتنا ناممکن نہیں بلکہ ایسا ہو گا۔ ایسا ہونے والا ہے۔

ملک محفوظ رہے گا۔ ہم اپنے اعمال کی اصلاح کریں۔ اپنے عقیدے پر یقین رکھیں۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ ملک کو کوئی خطرہ درپیش نہیں۔ ملک کو خطرے سے دوچار کرنے والے خود خطرات میں گھرے ہوتے ہیں۔ تعجب ہے دس کروڑ غلام مسلمانوں نے ایک عظیم ملک تخلیق کر لیا۔ آج دس کروڑ آزاد مسلمان اس ملک کی بقاء کے بارے میں خدشات کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارے ایمان میں اور ہمارے کردار میں دراڑیں ہیں۔ ملک میں کوئی دراڑ نہیں۔ پاکستان میں ایک عظیم روحانی دور آنے والا ہے۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اندیشہ نہیں کرنا چاہیے۔

﴿ گورنمنٹ MAO کالج لاہور میں اساتذہ اور طلباء کی ایک نشست سے خطاب۔ 1984ء ﴾

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل